سوال

(116) نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز میں ہاتھ سینے پر باندھنے چاہیں یا زیرناف دلائل سے واضح فرمائیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سینے پر ہاتھ باندھنا نبی اکرم ﷺ کی متعدد احادیث سے ثابت ہے۔ احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

عَن وَائِلِ بنِ حُجرٍ قَالَ: «صَلَّیتُ مَعَ النَّبِیِّ۔صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ۔، فَوَضَعَ یَدَہُ الیُمنیٰ عَلَی یَدِہِ الیُسرَی عَلَی صَدرِہِ» (صحیح ابن خزیمة ۷۹،فتح الباری ج ۲ ص ۱۷۸)

''وائل بن حجرؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر سینے پر باندھے۔

۲۔ عَن ھُلبٍ قَالَ رَأَیتُ النَّبِیَّ ﷺ یَنصَرِفُ عَن یَمِینِہِ وَعَن یَسَارِہِ وَرَأَیتُہُ قَالَ یَضَعُ ھٰذِہِ عَلَی صَدرِہِ۔ (مسند احمد ج ۵ صفحہ ۲۲۶، فتح الباری ج ۲ ص ۱۷۸، تحفة الاحوذی ج ۱ ص ۲۱۶)

''ہلب صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے ہاتھوں کو سینے پر رکھا ہوا تھا۔''

باقی رہی حدیث علی رضی اللہ عنہ جس میں زیرناف ہاتھ باندھنے کا ذکر ہے وہ ضعیف ہے۔ کیونکہ اس کی سند میں عبدالرحمن بن اسحاق الواسطی ہے اور وہ بالاتفاق ضعیف ہے۔ امام احمد ابو حاتم نے اسے منکر الحدیث کہا ہے ابن معین نے فرمایا لیس بشیٔ اور امام بخاری نے فرمایا فیہ نظر اور امام بیہقی نے فرمایا لا یثبت اسنادہ تفرد بہ عبدالرحمن ابن اسحاق الواسطی وھو متروک اور امام نووی نے شرح مسلم میں فرمایا وھو حدیث متفق علی تضعیفہ کہ اس حدیث کے ضعیف ہونے پر علماء کا اتفاق ہے شرح مسلم (ج ۱ ص ۱۷۳) اور اسی طرح فتح الباری میں ابن حجر نے بھی اس کو ضعیف کہا ہے (ج ۲ ص ۹۶) اسی التعلیق المغنی (ج ۱ ص ۲۸۶) الدرایة علی ھامش الھدایة (ج ۱ ص ۱۰۱) الارواء (ج ۲ ص ۹۲) نصب الرایة (ج ۱ ص ۳۱۴) پر اس حدیث کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

اور دوسری حدیث جو ابن ابی شیبہ کے حوالہ سے وائل بن حجرؓ کی پیش کی جاتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے زیرناف ہاتھ باندھے تو اس حدیث میں تحت السرہ کے الفاظ کا اضافہ ہے۔ علامہ محمد حیات السندی حنفی نے اس کی وضاحت یوں کی ہے کہ یہ کاتب کی غلطی سے درج ہوئے ہیں۔ کیونکہ میں نے ایک صحیح نسخہ مصنف ابن ابی شیبہ کا دیکھا ہے۔ اس میں یہی حدیث اسی سند کے ساتھ مذکور ہے لیکن اس میں تحت السرة کے الفاظ موجود نہیں ہیں۔ اسی طرح یہی حدیث امام احمد نے مسند احمد کے اندر اور امام بیہقی نے اپنی سنن کے اندر

اسی سند سے ذکر کی ہے، لیکن ان میں بھی یہ الفاظ نہیں ہیں۔ اسی طرح امام زیلعی، عینی، ابن ہمام، ابن امیر الحاج ابراہیم حلبی اور ملا علی قاری ان تمام حنفی علماء میں سے کسی نے بھی اس کو ذکر نہیں کیا۔ (عون المعبود جلد ا صفحہ ۲۷۶، تحفۃ الاحوذی ج ا ص ۲۱۵)

لہٰذا اس سے استدلال درست نہیں غرضیکہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا کسی حدیث سے ثابت نہیں،

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص392

محدث فتویٰ